ما من شیٔ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ

الحمد للہ

کہ بعد دفن میت قبر پر اذان کہنے کے جواز مین یہہ مبارک فتوی

مسمے بہ

ایذان الاجر فی اذان القبر

تالیف لطیف

صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف غزیرہ

عالم محقق فاضل مدقق حامی سنت ماحی بدعت فقیہ

امجد محدث ارشد وارث العلم ابا عن جد فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل

جناب مولنا مولوی محمد احمد رضا خانصاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی مدظلہ دام فضلہ

بفرمائش

جناب شیخ محمد نادر حسین صاحب بریلوی مستفتی فتوی سلمہ المصطفے

مطبع دبدبہ قیصری بریلی مین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دفن کے وقت جو قبر پر اذان کہی جاتی ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

فتوےٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الاذان علم الایمان وسبب الامان وسکینۃ الجنان وشفاء الاحزان ومرضاۃ الرحمن والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من رفع اللہ ذکرہ واعظم قدرہ فجعل ذکرہ فی کل خطبۃ واذان وعلی آلہ وصحبہ الذاکرین ایاہ مع ذکر مولاہ فی الحیوۃ والموت والوجدان والفوت فی کل حین وآن واشہد ان لا الٰہ الا اللہ الحنان المنان وان محمدا عبدہ ورسولہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالی وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ والمرضیین لدیہ ما اذن اذن لصوت اذان قال الفقیر عبد المصطفی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی سقاہ المجیب من کاس حبیب عذبا فراتا وجعلہ من الذین ہم اہل الایمان والصلاۃ والاذان احیاء وامواتا آمین الٰہ الحق آمین

الجواب

بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا امام ابن حجر مکی و علامہ خیر الملۃ والدین رملی استاذ صاحب درمختار علیہم رحمۃ الغفار نے انکا یہ قول نقل کیا اما المکی فقی

فتاواہ وفی شرح العباب عارض اما الرملی ففی حاشیۃ البحر الرائق ومرض حق یہ ہے کہ اذان مذکور
فی السوال کا جواز یقینی ہے ہرگز شرع مطہر سے اسکی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع
منع نفرمائے اصلا ممنوع نہیں ہو سکتا قائلان جواز کے لیے اسیقدر کافی جو مدعی ممانعت ہو دلائل
شرعیہ سے اپنا دعوی ثابت کرے پھر بھی مقام تبرع مین آکر فقیر غفر اللہ تعالی لہ دلائل کثیرہ اسکی اصل
شرع مطہر سے نکال سکتا ہے جنہیں بقانون مناظرہ اسانید سوال تصور کیجیے **فاقول** وباللہ التوفیق
وبہ الوصول الی ذری التحقیق **دلیل اول** وارد ہے کہ جب بندہ قبر مین رکھا جاتا اور سوال
نکیرین ہوتا ہے شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا ہر
مسلمان مرد وزن کو حیات وممات مین اُسکے شر سے محفوظ رکھے) وہان بھی خلل انداز ہوتا اور جواب مین
بہکاتا ہے والعیاذ بوجہ العزیز الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول
مین امام اجل سفین ثوری رحمہ اللہ تعالی سے روایت کرتے ہین ان المیت اذا سئل من ربک
ترای لہ الشیطان فیشیر الی نفسہ انی انا ربک فلہذا ورد سوال التثبیت لہ حین یسئل یعنی جب
مردہ سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے شیطان اُس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے
کہ مین تیرا رب ہون اسلیے حکم آیا کہ میت کے لیے جواب مین ثابت قدم رہنے کی دعا کرین امام ترمذی
فرماتے ہین ویؤیدہ من الاخبار قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عند دفن المیت اللہم اجرہ من
الشیطان فلو لم یکن للشیطان ہناک سبیل ما دعا صلی اللہ علیہ وسلم بذلک یعنی وہ حدیثین اسکی
مؤید ہین جنمین وارد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے الٰہی
اسے شیطان سے بچا اگر وہان شیطان کا کچھ دخل نہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہ دعا
کیون فرماتے) اور صحیح حدیثون سے ثابت کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما مین
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے مروی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فرماتے ہین اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر
گوز زنان بھاگتا ہے صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے
اور خود حدیث مین حکم آیا جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائیگا اخرجہ الامام ابو القاسم
سلیمن بن احمد الطبرانی فی اوسط معاجیمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ہمنے اسپر رسالہ نسیم الصبا
فی ان الاذان یحول الوبا مین اس مطلب پر بہت احادیث نقل کین اور جب ثابت ہولیا کہ وہ وقت
عیاذاً باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور ہمین حکم
آیا کہ اُسکے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثون سے مستنبط بلکہ عین ارشاد شارع کے مطابق اور
مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جسکی خوبیون سے قرآن وحدیث مالامال **دلیل دوم**
امام احمد وطبرانی وبیہقی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال لما دفن سعد
بن معاذ (زاد فی روایۃ) وسوی علیہ سبح النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسبح الناس معہ طویلا
ثم کبر وکبر الناس ثم قالوا یا رسول اللہ لم سبحت (زاد فی روایۃ) ثم کبرت قال لقد تضایق علی ہذا
الرجل الصالح قبرہ حتی فرج اللہ تعالی عنہ یعنی جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ دفن ہو چکے
اور قبر درست کر دی گئی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دیر تک سبحن اللہ سبحن اللہ فرماتے رہے اور
صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور
کے ساتھ کہا کیے پھر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیون فرماتے رہے
ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر اُسکی قبر تنگ ہوئی تھی یہان تک کہ اللہ تعالی نے وہ تکلیف
اُس سے دور کی اور قبر کشادہ فرما دی علامہ طیبی شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین ای مازلت اکبر
وتکبرون واسبح وتسبحون حتی فرجہ اللہ یعنی حدیث کے معنی یہ ہین کہ برابر مین اور تم اللہ اکبر اللہ اکبر
سبحن اللہ سبحن اللہ کہتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے اُس تنگی سے اُنہین نجات بخشی

اقول اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے میت آپ بانی
کے لیے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر بار بار فرمایا ہو اور یہی کلمہ مبارکہ اذان مین چھ بار ہے
تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان مین اِسکے ساتھہ اور کلمات طیبات بھی زائد ہین سو اُنکی
زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر نہ اُس امر مسنون کی منافی بلکہ زیادہ مفید و موید مقصود ہے کہ
رحمت الٰہی اوتارنے کے لیے ذکر خدا کرنا ہے اور دیکھو یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو دربارۂ تلبیہ
اجلہ صحابۂ عظام مثل حضرت امیر المومنین عمر و حضرت عبد اللہ بن عمر و حضرت عبد اللہ
بن مسعود و حضرت امام حسن مجتبے وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا اور ہمارے
ائمہ کرام نے اختیار فرمایا ہدایہ مین ہے لاینبغی ان یخل بشیٔ من ہذہ الکلمات لانہ ہو المنقول
فلا ینقص عنہ ولو زاد فیہا جاز لان المقصود الثناء و اظہار العبودیۃ فلا یمنع من الزیادۃ علیہ
الخصا یعنی اِن کلمات مین کمی نچاہیے کہ یہی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منقول ہین تو ان سے
گھٹانا ہو نہین اور اگر اور بڑہائے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالی کی تعریف اور اپنی بندگی کا ظاہر
کرنا ہے تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہین) فقیر غفر اللہ تعالی لہٗ نے اپنے رسائل صفائح اللجین
فی کون التصافح بکفی الیدین وغیرہا رسائل مین اِس مطلب کی قدرے تفصیل کی

دلیل سوم
بالاتفاق سنت اور حدیثون سے ثابت اور فقہ مین مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع مین
کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کہتے رہین کہ اُسے سنکر یاد ہو حدیث متواتر مین ہے حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ اپنے مُردون کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ رواہ
احمد و مسلم و ابوداود و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری و ابن ماجۃ کمسلم
عن ابی ہریرۃ و کالنسائی عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہم اب جو نزع مین ہے
وہ مجاز امردہ ہے اور اُسے کلمہ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالی خاتمہ اسی پاک

کلمہ پڑھو اور شیطان لعین کے بہکانے مین نہ آئے اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہو اور اُسی بھی
کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے
مین نہ آئے اور بیشک اذان مین یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود بلکہ اُسکے تمام کلمات جواب نکیرین
بتلاتے ہین اُنکے سوال تین ہین من ربک تیرا رب کون ہو ما دینک تیرا دین کیا ہو ما کنت تقول
فی ہذا الرجل تو اس مرد یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب مین کیا اعتقاد رکھتا تھا اب
اذان کی ابتدا مین اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اور آخر مین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ سوال من ربک کا جواب سکھائینگے اِنکے سُننے سے
یاد آئیگا کہ میرا رب اللہ ہو اور اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ سوال ما کنت
تقول فی ہذا الرجل کا جواب تعلیم کرینگے کہ مین انھین اللہ کا رسول جانتا تھا اور حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح جواب ما دینک کی طرف اشارہ کرینگے کہ میرا دین وہ تھا جسمین نماز رکن و ستون ہے
کہ الصلوٰۃ عماد الدین تو بعد دفن اذان دینا عین اُس ارشاد کی تعمیل ہو جو نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر مذکور مین فرمایا اب یہ کلام سماع موتے و تلقین اموات کی طرف
۱۳۰۵ھ
منجر ہوگا فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ خاص اِس مسئلہ مین ایک کتاب مبسوط مسمّٰی بہ حیاۃ الموات فی
بیان سماع الاموات تحریر کر چکا جسمین ساٹھ حدیثون اور دو سَو اقوال ائمہ دین و علمائے کاملین
سے ثابت کیا کہ مُردو نکا سُننا دیکھنا سمجھنا قطعاً حق ہے اور اِسپر اہل سنت وجماعت کا
اجماع قائم اور اسکا انکار نہ کریگا مگر غبی جاہل یا معاند مبطل اور اُسیکے چند فصول مین بحث تلقین بھی
صاف کر دی یہان اُسکے اعادہ کی حاجت نہین **دلیل چہارم** ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین اطفئوا الحریق بالتکبیر
آگ کو تکبیر سے بجھاؤ ابن عدی حضرت عبد اللہ بن عباس اور وہ اور ابن السنی و ابن عساکر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم الحریق فکبروا فانہ یطفی النار جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت
تکرار کرو کہ وہ آگ کو بجھا دیتا ہو علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں فکبروا ای
قولوا اللہ اکبر اللہ اکبر وکرروہ کثیرا مولٰنا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اُس حدیث کی شرح میں کہ
حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر کے پاس دیر تک اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے لکھتے ہیں
التکبیر علی ہذا لاطفاء الغضب الالٰہی ولہذا ورد استحباب التکبیر عند رؤیۃ الحریق اب یہ اللہ اکبر
اللہ اکبر کہنا غضب الٰہی کے بجھانیکو ہے ولہذا آگ لگی دیکھکر تکبیر مستحب ٹھہری) وسیلۃ النجاۃ
میں حیرۃ الفقہ سے منقول حکمت در تکبیر گفتن بر اہل گورستان کہ رسول علیہ السلام فرمودہ است
اذا رأیتم الحریق فکبروا چون آتش در جائی افتد و از دست شما بر نیاید کہ بنشانید تکبیر بگوئید کہ
آتش ببرکت آن تکبیر فرونشیند چون عذاب قبر بآتش است و دست شما بآن نمیرسد تکبیر
می باید گفت تا مردگان از آتش دوزخ خلاص یابند یہاں سے بھی ثابت کہ قبر مسلم پر تکبیر
کہنا قصد سنت ہے تو یہ اذان بھی قطعاً سنت پر مشتمل اور زیادات مفیدہ کا مانع سنیت
ہونا تقریر دلیل دوم سے ظاہر **دلیل نہم** ابن ماجہ و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی
قال حضرت ابن عمر فی جنازۃ فلما وضعہا فی اللحد قال بسم اللہ وفی سبیل اللہ فلما اخذ فی
تسویۃ اللحد قال اللہم اجرہا من الشیطان ومن عذاب القبر ثم قال سمعتہ من رسول اللہ صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہذا مختصر یعنی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازے
میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اُسے لحد میں رکھا کہا بسم اللہ وفی
سبیل اللہ جب لحد برابر کرنے لگے کہا الٰہی اسے شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے
پھر فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا) امام ترمذی حکیم قدس سرہ الکریم

بسند جید عمرو بن مرہ تابعی سے روایت کرتے ہیں کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم یعنی صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں الٰہی اسے شیطان رجیم سے پناہ دے ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں خیثمہ سے راوی کانوا یستحبون اذا دفنوا المیت ان یقولوا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ اللھم اجرہ من عذاب القبر و عذاب النار و من شر الشیطان الرجیم مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں یوں کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر الٰہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کی شر سے پناہ بخش) ان حدیثوں سے جس طرح یہ ثابت ہوا کہ اُس وقت عیاذاً باللہ شیطان رجیم کا دخل ہوتا ہے یونہی یہ بھی واضح ہوا کہ اُسکے دفع کی تدبیر سنت ہے کہ دعا نہیں مگر ایک تدبیر اور احادیث سابقہ دلیل اول سے واضح کہ اذان دفع شیطان کی ایک عمدہ تدبیر ہے تو یہ بھی مقصود شارع کے مطابق اور اپنی نظیر شرعی سے موافق ہوئی **دلیل ششم** ابو داود و حاکم و بیہقی امیر المؤمنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم و سلوا لہ بالتثبیت فانہ الاٰن یسأل یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اُسکے لیے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اُس سے سوال ہوگا) سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعد ما سوی علیہ فیقول اللھم نزل بک صاحبنا و خلف الدنیا خلف ظہرہ اللھم ثبت عند المسئلۃ

نطقہ ولا تبتلہ فی قبرہ بالالطاقۃ لہ یعنی جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہو جاتی حضور سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا

الٰہی سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ اور قبر مین اسپر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہو ان

حدیثون اور احادیث دیلمی نجم وغیرہ سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے امام محمد بن علی حکیم

ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کے حکمت مین فرماتے ہین کہ نماز جنازہ بجماعت مسلمین

ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت و عذر خواہی کے لیے حاضر ہوا اور اب قبر پر

کھڑے ہو کر دعا یہ اُس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اُسے اس نئی جگہ کا ہول

اور نکیرین کا سوال پیش آنیوالا ہے نقلہ المولیٰ جلال الملۃ والدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی

شرح الصدور اور مین گمان نہین کرتا کہ یہان استحباب دعا کا عالم مین کوئی عالم منکر ہو امام آجری فرماتے

ہین یستحب الوقوف بعد الدفن قلیلاً والدعاء للمیت مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے

رہین اور میت کے لیے دعا کرین اسیطرح اذکار امام نووی و جوہرہ نیرہ و درمختار و فتاوی عالمگیریہ

وغیرہا اسفار مین ہے طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحق صاحب دہلوی نے مائۃ مسائل

مین اسی سوال کے جواب مین کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق

و فتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی

اتنا سمجھا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الٰہی ہے اور ہر ذکر الٰہی دعا تو

وہ بھی اُسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجیب

تماشا ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین فرماتے ہین کل دعاء ذکر و

کل ذکر دعاء ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین

افضل الدعاء الحمد للہ سب دعاؤن سے افضل دعا الحمد للہ ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ النسائی

وابن ماجہ وابن حبان والحاکم وصححہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما خیبر مین سے
ایک سفر مین لوگون نے باآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا اے لوگو اپنی جانون پر نرمی کرو انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا (تم
کسی بہرے یا غائب سے دعا نہین کرتے ہو سمیع بصیر سے دعا کرتے ہو) دیکھو حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمۂ اللہ اکبر کو دعا فرمایا تو اذان
کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے مین کیا شک رہا **دلیل ہفتم** یہ تو واضح ہو لیا کہ بعد
دفن میت کے لیے دعا سنت ہے اور علما فرماتے ہین آداب دعا سے ہے کہ اس سے پہلے کوئی
عمل صالح کرے امام شمس الدین محمد بن الجزری کی حصن حصین شریف مین ہے آداب الدعا
منہا تقدیم عمل صالح وذکرہ عند الشدۃ م ت د علامہ علی قاری حرز ثمین مین فرماتے ہین
یہ ادب حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ابوداود وترمذی ونسائی و
ابن ماجہ وابن حبان نے روایت کی ثابت ہے اور شک نہین کہ اذان بھی عمل صالح
ہے تو دعا پر اسکی تقدیم مطابق مقصود سنت ہوئی **دلیل ہشتم** رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ثنتان لا تردان الدعاء عند النداء وعند الباس دو دعائین
رد نہین ہوتین ایک اذان کے وقت اور ایک جہاد مین جب کفار سے لڑائی شروع
ہو اخرجہ ابوداود وابن حبان والحاکم بسند صحیح عن سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء و
استجیب الدعاء جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے
ہین اور دعا قبول ہوتی ہے اخرجہ ابو یعلی والحاکم عن ابی امامۃ الباہلی وابوداود والطیالسی
وابو یعلی والضیاء فی المختارۃ بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان

حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اذان سبب اجابت دعا ہے اور یہاں دعا شارع جل وعلا کو

مقصود تو اسکے اسباب اجابت کی تحصیل قطعًا محمود **دلیل نہم** حضور سید عالم صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم فرماتے ہیں یغفر للمؤذن منتہی اذانہ ویستغفر لہ کل رطب ویابس سمعہ اذان کی آواز

جہانتک جاتی ہے مؤذن کے لیے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس تر و خشک چیز کو اسکی

آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لیے استغفار کرتی ہے اخرجہ الامام احمد بسند صحیح واللفظ لہ

والبزار والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ونحوہ عند احمد وابی داود والنسائی

وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ وصدرہ عند

احمد والنسائی بسند حسن جید عن البراء بن عازب وللطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ ولہ فی الاوسط

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہم یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت

ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد

کہ مغفوروں سے دعا منگوانی چاہیے امام احمد مسند میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی

عنہما سے راوی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا لقیت الحاج

فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ جب تو حاجی سے ملے

اُسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اسکے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اُس سے اپنے لیے استغفار کرا

کہ وہ مغفور ہے پس اگر اہل اسلام بعد دفن میت اپنے میں کسی بندہ صالح سے اذان کہلوائیں

تاکہ بحکم احادیث صحیحہ انشاء اللہ تعالی اُسکے گناہ ہونگی مغفرت ہو پھر میت کے لیے دعا کرے کہ مغفور

کی دعا میں زیادہ رجائے اجابت ہو تو کیا گناہ ہوا بلکہ عین مقاصد شرع سے مطابق ہوا

دلیل دہم اذان ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی دافع عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فرماتے ہیں ما من شیئ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے

نجات بخشنے والی ہنین رواہ الامام احمد عن معاذ بن جبل وابن ابی الدنیا والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہم اور خود اذان کی نسبت وارد کہ جہان کہی جاتی ہو وہ جگہ اُسدن عذاب سے مامون ہو
جاتی ہو طبرانی معاجیم ثلثہ مین انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین اذا اذن فی قریۃ آمنہا اللہ من عذابہ فی ذلک الیوم وشاہدہ
عندہ فی الکبیر من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ اور بیشک اپنے بھائی مسلمان کے
لیے ایسا عمل کرنا جو عذاب سے منجی ہو شارع جل وعلا کو محبوب مرغوب مولنا علی قاری
رحمۃ الباری شرح حصن الحصین مین قبر کے پاس قرآن پڑھنے اور تسبیح ودعاء رحمت ومغفرت
کی نسبت وصیت فرماکر لکھتے ہین فان الاذکار کلہا نافعۃ لہ فی تلک الدار (ذکر جسقدر ہین میت
کو قبر مین نفع بخشتے ہین) امام بدر الدین محمود عینی شرح صحیح بخاری مین زیر باب موعظۃ المحدث
عند القبر فرماتے ہین مصلحۃ المیت ان یجتمعوا عندہ لقراءۃ القرآن والذکر فان المیت ینتفع
بہ (میت کے لیے یہین مصلحت ہے کہ مسلمان اُسکی قبر کے پاس جمع ہوکر قرآن پڑہین ذکر
کرین کہ میت کو اس سے نفع ہوتا ہی) یارب مگر اذان ذکر محبوب نہین یا مسلمان بھائی
کو نفع ملنا شرعا مرغوب نہین **دلیل یازدہم** اذان ذکر مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم ہے اور ذکر مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باعث نزول رحمت اولا حضور کا ذکر عین
ذکر خدا ہے امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض وغیرہما ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالی ورفعنا لک
ذکرک مین فرماتے ہین جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی (مینے تمہین اپنی یاد مین سے
ایک یاد کیا جو تمہارا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہی) اور ذکر الہی بلاشبہ رحمت اُترنیکا باعث
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صحیح حدیث مین ذکر کرنیوالونکی نسبت فرماتے ہین حفتہم الملئکۃ
وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ (انہین ملئکہ گھیر لیتے ہین اور رحمت الہی ڈہانپ لیتی ہے

اور اوپر سکینہ اور چین اُترتا ہے رواہ مسلم والترمذی عن ابی ہریرۃ و ابی سعید رضی اللہ تعالی
عنہما ثانیا ہے محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے امام سفین بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ
فرماتے ہین عند ذکر الصلحین تنزل الرحمۃ (نیکون کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اُترتی ہے) ابو جعفر
بن حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اِسے بیان کر کے فرمایا فرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم رأس الصالحین (تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہین)
پس بلاشبہ جہان اذان ہوگی رحمت الٰہی اُترے گی اور بھائی مسلمان کے لیے وہ فعل جو باعث
نزول رحمت ہو شرع کو پسند ہے نہ کہ ممنوع **دلیل دوازدہم** خود ظاہر اور حدیثون
سے بھی ثابت کہ مُردے کو اُس نئے مکان تنگ و تار مین سخت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے
الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم اور اذان دافع وحشت و باعث اطمینان خاطر ہے کہ وہ ذکر خدا
ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سن لو خدا کے ذکر سے چین پاتے ہین دل
ابو نعیم و ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین نزل آدم بالہند واستوحش فنزل جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فنادی
بالاذان الحدیث جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے ہندوستان مین اُترے اُنہین
گھبراہٹ ہوئی تو جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے اُتر کر اذان دی) پھر ہم اُس غریب کی تسکین
خاطر و دفع توحش کو اذان دین تو کیا برا کرین حاشا بلکہ مسلمان خصوصًا ایسے بیکس کی اعانت
حضرت حق عزوجل کو نہایت پسند حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین واللہ
فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اللہ تعالی بندہ کی مدد مین ہے جبتک بندہ اپنے
بھائی مسلمان کی مدد مین ہے رواہ مسلم و ابو داود والنسائی والترمذی وابن ماجۃ والحاکم
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ اور فرماتے ہین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من کان فی حاجۃ اخیہ

حدیث

حدیث ۱۱

حدیث ۱۲

حدیث ۱۳

حدیث ۱۴

كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيمة يعنى جو بھائی
مسلمان کے کام مین ہو اللہ تعالی اُسکی حاجت روائی مین ہو اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے
اللہ تعالی اُسکے عوض قیامت کی مصیبتون سے ایک مصیبت اُسپر سے دور فرمائے رواہ الشیخان
وابوداود عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما **دلیل سیزدہم** مسند الفردوس مین حضرت
جناب امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنے سے مروی
قال رآنی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابیطالب انی اراک حزینا فمر بعض
اہلک یوذن فی اذنک فانہ درء الہم یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غمگین دیکھا
ارشاد فرمایا اے علی مین تجھے غمگین پاتا ہون اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان مین اذان
کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے) مولی علی اور مولی علی تک جتقدر اس حدیث کے
راوی ہین سب نے فرمایا فجربتہ فوجدتہ کذلک ہمنے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا ذکرہ ابن حجر کما
فے المرقاۃ اور خود معلوم اور حدیثون سے بھی ثابت کہ میت اُسوقت کیسے حزن وغم کی
حالت مین ہوتا ہے مگر وہ خاص عباد اللہ اکابر اولیاء اللہ جو مرگ کو دیکھکر مرحبا بحبیب
جاء علی فاقۃ فرماتے ہین تو اُسکے دفع غم و الم کے لیے اگر اذان سُنائی جائے کیا محذور شرعی
لازم آئے حاش للہ بلکہ مسلمان کا دل خوش کرنیکو برابر اللہ عزوجل کو فرائض کے
بعد کوئی عمل محبوب نہین طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان
احب الاعمال الی اللہ تعالی بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم بیشک اللہ تعالی کے
نزدیک فرضون کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا خوش کرنا ہے اونہین دونون مین
حضرت امام ابن الامام سیدنا حسن مجتبے رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من موجبات المغفرۃ ادخالک السرور علی اخیک المسلم
بیشک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا **دلیل چہاردہم**
قال اللہ تعالیٰ یایہا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا اے ایمان والو اللہ کا ذکر کرو بکثرت
ذکر کرنا) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون
اللہ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں اخرجہ احمد وابو یعلی وابن حبان والحاکم
والبیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صححہ الحاکم وحسنہ الحافظ ابن حجر اور فرماتے
ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذکر اللہ عند کل حجر وشجر ہر سنگ وشجر کے پاس اللہ کا ذکر کر
اخرجہ الامام احمد فی کتاب الزہد والطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بسند حسن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لم یفرض اللہ علی عبادہ
فریضۃ الا جعل لہا حدا معلوما ثم عذر اہلہا فی حال العذر غیر الذکر فانہ لم یجعل لہ حدا انتہی الیہ
ولم یعذر احدا فی ترکہ الا مغلوبا علی عقلہ وامرہم بہ فی الاحوال کلہا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر
کوئی فرض مقرر نہ فرمایا مگر یہ کہ اُسکے لیے ایک حد معین کر دی پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اُس سے
معذور رکھا سوا ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے لیے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو اور نہ کسیکو
اُسکے ترک میں معذور رکھا مگر وہ جسکی عقل سلامت نہ ہو اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا
حکم دیا) اُنکے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں الذکر الکثیر ان لا تنساہ ابدا ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی ختم
نہ ہو ذکرہ فی المعالم وغیرہا تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب مرغوب مطلوب مندوب ہے جس سے
ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو اور ذات الٰہی
بھی قطعاً ذکر خدا ہے پھر خدا جانے کہ ذکر خدا سے ممانعت کی وجہ کیا ہے ہمیں حکم ہو کہ ہر سنگ و درخت
کے پاس ذکر الٰہی کریں قبر مومن کے پتھر کیا اس حکم سے خارج ہیں خصوصاً بعد دفن ذکر خدا کرنا تو خود

حدیثون سے ثابت اور بتصریح ائمہ دین مستحب ولہذا امام اجل ابو سلیمان خطابی دربارۂ تلقین
فرماتے ہین لا نجد لہ حدیثا مشہورا ولا باس بہ اذ لیس فیہ الا ذکر اللہ تعالیٰ الی قولہ وکل ذلک حسن یعنی
اسمین کوئی حدیث مشہور نہین پاتے اور ہمین کچھ مضایقہ نہین کہ اسمین نہین ہو مگر خدا کا ذکر
اور یہ سب کچھ محمود ہے **دلیل پانزدہم** امام اجل ابوزکریا نووی شارح صحیح مسلم کتاب الاذکار
مین فرماتے ہین یستحب ان یقعد عند القبر بعد الفراغ ساعۃ قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمہ ویشتغل
القاعدون بتلاوۃ القرآن والدعاء للمیت والوعظ والحکایات لاہل الخیر والصالحین مستحب ہے
کہ دفن سے فارغ ہوکر ایک ساعت قبر کے پاس بیٹھین اتنی دیر کہ ایک اونٹ ذبح کیا جا ہو اور
اسکا گوشت تقسیم ہو اور بیٹھنے والے قرآن مجید کی تلاوت اور میت کے لیے دعا اور وعظ ونصیحت اور
نیک بندونکے ذکر وحکایت مین مشغول رہین اشیخ محقق مولنا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ
لمعات شرح مشکوۃ مین زیر حدیث امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فقیر نے
دلیل ششم مین ذکر کی فرماتے ہین قد سمعت عن بعض العلماء انہ یستحب ذکر مسئلۃ من المسائل
الفقہیۃ یعنی تحقیق مینے بعض علماء سے سنا کہ دفن کے بعد قبر کے پاس کسی مسئلہ فقہ کا ذکر مستحب
ہے) اشعۃ اللمعات شرح فارسی مشکوۃ مین اسکی وجہ فرماتے ہین کہ باعث نزول رحمت
ست اور فرماتے ہین مناسب حال ذکر مسئلہ فرائض ست اور فرماتے ہین اگر ختم قرآن کنند اولیٰ
وافضل باشد جب علماء کرام نے حکایات اہل خیر وتذکرۂ صالحین وختم قرآن وبیان مسئلۂ
فقہیہ وذکر فرائض کو مستحب ٹھیرایا حالانکہ انمین بالخصوص کوئی حدیث وارد نہین بلکہ وجہ
صرف وہی کہ میت کو نزول رحمت کی حاجت اور ان امور مین نزول رحمت تو اذان
کہ بشہادت احادیث موجب نزول رحمت ودفع عذاب ہے کیونکر جائز بلکہ مستحب نہوگی بحمد اللہ
یہ پندرہ دلیلین ہین کہ چند ساعت مین فیض قدیر سے قلب فقیر پر فائض ہوئین ناظر منصف

جاننا کہ انہیں اکثر تو محض استخراج فقیر ہیں اور باقی کے بعض مقدمات اگرچہ بعض اجلہ علماء اہل سنت
و جماعت رحمہم اللہ تعالیٰ کے کلام میں مذکور مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے تکمیل ترتیب و تسجیل تقریب
سے ہر مقدمہ منفردہ کو دلیل کامل اور ہر مذکور ضمنی کو مقصود مستقل کر دیا والحمد للہ رب العلمین
با اینہمہ ع لا شک ان الفضل للمتقدم ؛ ہم پر اُن اکابر کا شکر واجب جنہوں نے اپنی تلاش و
کوشش سے بہت کچھ متفرق کو یکجا کیا اور اس دشوار کام کو ہم پر آسان کر دیا جزاہم اللہ تعالیٰ
عن الاسلام والسنۃ خیر جزاء و شکر مساعیہم الجمیلۃ فی حمایۃ الملۃ الغراء و نکایۃ الفتنۃ العوراء و
جمعنا ہم بفضل رسول النقی علی حمید رضی یوم القضاء و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولٰنا
محمد و آلہ و صحبہ الاطائب الاکرام آمین **تنبیہات جلیلہ تنبیہ اول** ہمارے کلام پر مطلع
ہونیوالا عظمت رحمت الٰہی پر نظر کرے کہ اذان میں۔ انشاء اللہ الرحمن اُس میت اور ان احیا کیلیے
کتنے منافع ہیں سات فائدے میت کے لیے (۱) بحولہ تعالیٰ شیطان رجیم کے شر سے پناہ (۲)
بدولت تکبیر عذاب نار سے امان (۳) جواب سوالات کا یاد آجانا (۴) ذکر اذان کے باعث
عذاب قبر سے نجات پانا (۵) بہ برکت ذکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول رحمت (۶) بدولت
اذان دفع وحشت (۷) زوال غم و حصول سرور و فرحت اور پندرہ احیا کے لیے سات تو یہی
سات منافع اپنے بھائی مسلمان کو پہونچانا کہ ہر نفع رسانی جدا حسنہ ہے اور ہر حسنہ کم سے کم
دس نیکیاں پھر نفع رسانی مسلم کی منفعتیں خدا ہی جانتا ہے (۸) میت کے لیے تدبیر دفع
شیطان سے اتباع سنت (۹) تدبیر آسانی جواب سے اتباع سنت (۱۰) دعا عند القبر سے اتباع
سنت (۱۱) بقصد نفع میت قبر کے پاس تکبیریں کہکر اتباع سنت (۱۲) مطلق ذکر کے فوائد ملنا
جنہیں قرآن و حدیث مالامال (۱۳) ذکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب رحمتیں پانا (۱۴)
مطلق دعا کے فضائل پانا جسے حدیث میں مغز عبادت فرمایا (۱۵) مطلق اذان کے برکات

ملنا جمیں منتہا ہی آواز تک مغفرت اور ہر تر و خشک کی استغفار و شہادت اور دلونکو صبر و سکون
و راحت ہی اور لطف یہ کہ اذان میں اصل کلمے سات ہی ہیں اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور مکررات کو گنیے تو پندرہ
ہوتے ہیں میت کے لیے وہ سات فائدے اور احیا کے لیے پندرہ انہیں سات اور پندرہ کے
برکات ہیں والحمد للہ رب العلمین تعجب کرتا ہوں کہ حضرات مانعین نے میت و احیا کو
ان فوائد جلیلہ سے محروم رکھنے میں کیا نفع سمجھا ہی ہیں تو مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

حدیث ۲۵

یہ ارشاد فرمایا ہے کہ من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان
کو کوئی نفع پہونچائے تو لازم و مناسب ہی کہ پہونچائے رواہ احمد و مسلم عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہما پھر خدا جانے اس اجازت کلی کے بعد جب تک خاص جزئیہ کی شرع میں نہی نہ ہو ممانعت
کہاں سے کی جاتی ہی واللہ الموفق **تنبیہ دوم** حدیث میں ہی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں

حدیث ۲۶

نیۃ المومن خیر من عملہ مسلمان کی نیت اسکی عمل سے بہتر ہے رواہ البیہقی عن انس و الطبرانی فی الکبیر
عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہما اور بیشک جو علم نیت جانتا ہی ایک ایک فعل کو اپنے
لیے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہی مثلاً جب نماز کے لیے مسجد کو چلا اور صرف یہی قصد ہی کہ نماز پڑھونگا
تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود ہر قدم پر ایک نیکی لکھینگے اور دوسرے پر گناہ محو کرینگے مگر عالم نیت اس
ایک ہی فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہی (۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں (۲) خانہ خدا
کی زیارت کرونگا (۳) شعار اسلام ظاہر کرتا ہوں (۴) داعی اللہ کی اجابت کرتا ہوں
(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں (۶) مسجد سے خس و خاشاک وغیرہ دور کرونگا (۷) اعتکاف
کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہی
جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کر لے انتظار نماز و ادائے نماز کے ساتھ اعتکاف

کا بھی ثواب پائیگا (۸) امر الٰہی خذوا زینتکم عند کل مسجد کے امتثال کو جاتا ہوں (۹) جو وہاں
علم والا ملیگا اُس سے مسائل پوچھونگا دین کی باتیں سیکھونگا (۱۰) جاہلوں کو مسئلے بتاؤنگا دین
سکھاؤنگا (۱۱) جو علم میں میری برابر ہو اُس سے علم کی تکرار کرونگا (۱۲) علما کی زیارت (۱۳)
نیک مسلمانوں کا دیدار (۱۴) دوستوں سے ملاقات (۱۵) مسلمانوں سے میل
(۱۶) جو رشتہ دار ملینگے اُن سے بکشادہ پیشانی مل کر صلۂ رحم (۱۷) اہل اسلام کو سلام (۱۸)
مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا (۱۹) اُنکے سلام کا جواب دونگا (۲۰) نماز جماعت میں مسلمانوں کی
برکتیں حاصل کرونگا (۲۱ و ۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر سلام عرض کرونگا بسم اللہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ (۲۳ و ۲۴) دخول و خروج
میں حضور و آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا
محمد و علی ازواج سیدنا محمد (۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا (۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت
کرونگا (۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اُس نے الحمد للہ کہا اُسے یرحمک اللہ کہونگا (۲۸ و ۲۹)
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرونگا (۳۰) نمازیوں کے وضو کو پانی دونگا (۳۱ و ۳۲) خود
مؤذن ہوں یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان و اقامت کہونگا اب اگر یہ کہنے
نہ پایا دوسرے نے کہدی تاہم اپنی نیت پر اذان و اقامت کا ثواب پاچکا فقد وقع اجرہ علی اللہ
(۳۳) جو راہ بھولا ہوگا راستہ بتاؤنگا (۳۴) اندھے کی دستگیری کرونگا (۳۵) جنازہ
ملا تو نماز پڑھونگا (۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا (۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی
تو حتی الوسع صلح کراؤنگا (۳۸ و ۳۹) مسجد میں جاتے وقت دہنے اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کو
تقدیم سے سنت بجا لاؤنگا (۴۰) راہ میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھدونگا الی
غیر ذلک من نیات کثیرہ تو دیکھئے کہ جو ان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف

حسنہ نماز کے لیے نہین جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کے لیے جاتا ہو تو گویا اُسکا یہہ چلنا
چالیس طرف چلنا ہوا اور ہر قدم چالیس قدم ہوا اور ہر قدم پر ایک نیکی تہا اب چالیس نیکیان ہوگا اسی طرح
قبر پر اذان دینے والے کو چاہیے کہ اُن پندرہ نیتون کا تفصیلی قصد کرے تاکہ ہر نیت پر جدا
ثواب پاوے اور اُنکے ساتھہ یہی ارادہ ہو کہ بجہ میت کے لیے دعا کا حکم ہو اُسکی اجابت کا سبب
حاصل کرتا ہون اور نیز اُس سے پہلے عمل صالح کی تقدیم چاہیے یہ ادب دعا بجالاتا ہون ولی
غیر ذلک مما یستخرجہ العارف النبیل واللہ الہادی الی سواء السبیل بہت لوگ اذان تو دیتے
ہین مگر ان منافع ونیات سے غافل ہین وہ جو کچھ نیت کرتے ہین اُسیقدر پائینگے فانما الاعمال
بالنیات وانما لکل امرئ ما نوی **تنبیہ سوم** جہال منکرین یہان اعتراض کرتے ہین کہ
اذان تو اعلام نماز کے لیے ہے یہان کون سی نماز ہوگی جسکے لیے اذان کہی جاتی ہو مگر یہ اُنکی جہالت
اُنہین کو زیب دیتی ہے وہ نہین جانتے کہ اذان مین کیا کیا اغراض ومنافع ہین اور شرع
مطہر نے نماز کے سوا کن کن مواضع مین اذان مستحب فرمائی ہے از انجملہ گوش مغموم مین اور دفع
وحشت کو کہنا تم نے نہین سنا اور بچے کے کان مین اذان دیتے سنا ہی ہوگا اُنکے سوا اور بہت
مواقع ہین جنکی تفصیل ہمنے اپنے رسالہ النسیم الصبح مین ذکر کی **تنبیہ چہارم** شرع مطہر کی اصل
کلی ہے کہ جو امر مقاصد شرع سے مطابق ہو محمود ہو اور جو مخالف ہو مردود اور حکم مطلق اپنے
تمام افراد مین جاری وساری جب تک کسی خاص خصوصیت سے نہی شرعی وارد نہو تو
بعد ثبوت حسن مطلق حسن مقید پر کسی دلیل کی حاجت نہین بلکہ حسن مطلق ہی اُسپر
دلیل قاطع اور بقاعدہ مناظرہ اثبات ممانعت ذمہ مانع معہذا اصل شیا مین اباحت
تو قائل جواز متمسک باصل ہو کر اصلا دلیل کی حاجت نہین رکہتا اجازت خصوصیت
کو اجازت خاصہ وارد ہونے پر موقوف جاننا اور منع خصوصیت کے لیے منع خاص وارد

ہونے کی ضرورت نمانا صرف تحکم و زبردستی ہی نہیں بلکہ دائرۂ عقل و نقل سے خروج اور مطمورۂ
سفہ و جہل میں کامل ولوج ہو علمائے سنت شکر اللہ تعالی مساعیہم الجمیلہ ان سب مباحث کو اعلی وجہ
طے فرما چکے ان تمام اصول جلیلہ نفیسہ و دیگر قواعد نافعہ بدیعہ کی تنقیح بالغ و تحقیق بازغ حضرت خاتم
المحققین امام المدققین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین سید العلماء سند الکملاء تاج الافاضل سراج الاماثل حضرت والد ماجد قدس اللہ
سرہ و زرقنا برہ نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد و کتاب لاجواب اذاقۃ الاثام
لمانعی عمل المولد والقیام وغیرہا میں افادہ فرمائی اور فقیر نے بھی بقدر حاجت اپنے رسالہ اقامۃ القیامۃ

۱۳۰۲ھ ۱۳۰۱ھ ۱۲۹۹ھ

علی طاعن القیام لنبی تہامہ و رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین و رسالہ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول
الوبا وغیرہا تصانیف میں ذکر کی یہاں ان مباحث کے اعادہ تطویل کی ضرورت نہیں حضرت مجیب
بلکہ ہزارہا بار گھر تک پہونچا چکے اگر جرأت فرمائینگے ان شاء اللہ العزیز وہ جواب باصواب پائینگے جسکے انوار
باہرہ و لمعات قاہرہ کے حضور باطل کی آنکھیں جھپکیں اور اسکی سہانی روشنیوں دلکشا تجلیوں
سے حق و صواب کے نورانی چہرے دمکیں وباللہ التوفیق وہو المعین والحمد للہ رب العلمین
والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین
الحمد للہ کہ یہ رسالہ آخر محرم [illegible] سے دو جلسوں میں تمام ہوا واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفی احمد رضا خان

مسلمان کا ایمان ایمان کی جان جان کا چین چین کا سامان ہے والحمد للہ رب العلمین حضرت حق جل و علا
فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک ۰ اونچا کیا ہمنے تیرے لیے تیرا ذکر) اور ارشاد فرماتا ہے انا اعطینٰک
الکوثر ۰ بیشک ہمنے تمھین ذکر کثیر عطا فرمایا) اور فرماتا ہے ان شانئک ھو الابتر ۰ بیشک تیرا دشمن
خود ہی بے برکت ہے) قال فی المدارک ھو الابتر المنقطع عن کل خیر لا انت لان کل من یولد الی یوم القیمۃ
من المومنین فہم اولادک واعقابک وذکرک مرفوع علی المنابر وعلی لسان کل عالم وذاکر الی اٰخر الدھر یبدء
بذکر اللہ ویثنی بذکرک ولک فی الاٰخرۃ ما لا یدخل تحت الوصف یعنی حق تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے فرماتا ہے تیرا دشمن ہی ہر خیر سے جدا ہے نہ تو کہ قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہونگے سب تیرے
عیال ہوے ہین اور تیرا ذکر منبرون پر اور ہر عالم اور ہر ذکر کرنے والے کی زبان پر ابد الآباد تک بلند ہے ہمیشہ
خدا کے نام سے ابتدا ہوگی اور اُسکے برابر ہی تیرا ذکر کیا جائیگا اور تیرے لیے آخرت مین جو خوبیان
ہین وہ تو بیان سے باہر ہین) تو معلوم ہوا کہ تاثیر ذکر شریف حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم حضرت حق تبارک تعالیٰ کو محبوب اور معاذ اللہ انکے ذکر کی کمی انکے دشمنون کی تمنا سو قسم اسکی جسنے
انکے ذکر کو ابد الآباد تک رفعت بخشی کہ خدا ہی کا چاہا ہوگا اور انکے دشمنون کی تمنا کبھی نہ بر آئیگی کرورون
اسی امید مین زمین کا پیوند ہوگئے کہ کسیطرح انکی یاد مین کمی واقع ہو مگر وہ خود ہی خاک مین ملتے گئے اور انکا
ذکر تو قیامت تک بلند ہی جبس سے ہفت آسمان و زمین گونج رہے ہین والحمد للہ رب العلمین ابن حبان
اپنی صحیح اور ابو یعلی مسند مین سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین
ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبریل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف رفعت
ذکرک قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی یعنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین میرے
پاس جبریل نے اکر عرض کی میرا اور حضور کا پروردگار حضور سے ارشاد فرماتا ہے تمنے جانا مینے
کیونکر تمھارا ذکر بلند کیا مینے کہا خدا خوب جانتا ہے کہا یون کہ جب مین یاد کیا جاؤن تم میرے ساتھ یاد
کیے جاؤ) ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہین سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے
صاحبزادے سیدنا شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وصیت کی کلما ذکرت اللہ فاذکر الی جنبہ اسم محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جب تو خدا کو یاد کرے اُسکے برابر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینا [illegible]
انکا نام جپنے کو شرک بتائے اور فرمایا اکثروا ذکرہ فان الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعاتھا محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی یاد بکثرت کر کہ فرشتے ہر گھڑی انکی یاد کرتے رہتے ہین) حدیث مین ہے حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین من احب شیئا اکثر من ذکرہ جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اسکی یاد بہت
کرتا ہے) رواہ ابو نعیم والدیلمی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مروی کہ فرماتے ہین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر الانبیاء من العبادات وذکر الصلحین کفارۃ ذکر انبیا کا عبادت ہے اور ذکر
نیکون کا کفارہ گناہ) رواہ فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وارد کہ
فرماتے ہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ علی کا ذکر عبادت ہے رواہ الدیلمی عن ام المومنین صدیقہ